بچوں سے قبر میں سوالات ہوں گے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor.13634 تاریخ:12-12-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو بچے بچپن میں فوت ہوگئے کیا ان سے قبر میں سوالات ہوں گے؟ سائل: محمد ناصر عطاری (کھارادر، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

راجح قول کے مطابق مسلمان والدین کے بچوں سے سوالاتِ قبر نہیں ہوں گے۔ مشرکین کے بچوں سے سوالاتِ قبر ہوں گے یا نہیں؟ اس باب میں امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی ہے۔ بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے بچوں سے بھی سوالاتِ قبر ہوں گے ، لیکن منکر نکیر سوال کر کے بچے کو جواب سکھا دیں گے ،اور بچہ اس کے مطابق جواب دے دے گا۔

امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد سیواسی المعروف امام کمال ابنِ ہمام رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 861ھ)مسایرہ میں اورآپ کے شاگردِ محترم علامہ کمال الدین محمد ابنِ ابی شریف (متوفی 905ھ)اس کی شرح مسامرہ میں فرماتے ہیں:”(والاصح ان الانبیاء) علیھم الصلاۃ والسلام (لا یسئلون) فی قبورھم (ولا اطفال المومنین۔۔۔و)قد (اختلف فی سؤال اطفال المشرکین و)فی (دخولھم) ھل یدخلون (الجنۃ اوالنار فتردد فیھم ابو حنیفۃ وغیرہ) فلم یحکموا فی حقھم بسؤال ولا بعدمہ ولا بانھم

من اھل الجنۃ ولا من اھل النار "یعنی زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام سے ان کی قبروں میں سوالات نہیں ہوں گے اور نہ ہی مسلمانوں کے بچوں سے سوال ہوں گے ۔البتہ مشرکین کے بچوں سے سوالاتِ قبر ہونے اور ان کے جنتی یا دوزخی ہونے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء نے بچوں کے برزخی معاملات میں تردد کیا ہے اور ان سے سوالاتِ قبر ہونے یا نہ ہونے، یوہیں ان کے جنتی یا دوزخی ہونے کا کوئی حکم بیان نہیں فرمایا۔

(المسامرۃ فی شرح المسایرۃ، ج2ص 119، 121، المکتبۃ الازھریۃ للتراث مصر، ملتقطاً)

علامہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1289ھ) ارشاد فرماتے ہیں: "والاصح ان الانبیاء لا یُسئَلون۔۔۔ وکذا اطفال المؤمنین واختلف فی سؤال اطفال المشرکین وفی دخولھم الجنۃ والنار والاخبار متعارضۃ فالسبیل التفویض الی اللہ تعالی اذ معرفۃ احوالھم فی الآخرۃ لیست من ضروریات الدین ولیس فیھا دلیل قطعی "یعنی زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام سے قبر میں سوالات نہیں ہوں گے یوہیں مسلمانوں کے بچوں سے بھی سوالاتِ قبر نہیں ہوں گے۔البتہ مشرکین کے بچوں سے سوالاتِ قبر ہونے اور ان کے جنتی یا دوزخی ہونے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اور روایات اس باب میں ایک دوسرے کے خلاف ہیں، لہٰذا عافیت اس میں ہے کہ اس معاملے کو اللہ پاک کے حوالے کیا جائے کیونکہ آخرت میں کس کے ساتھ کیا ہو گا؟اس کی معرفت (جاننا) ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہے اور اس معاملے میں کوئی قطعی دلیل بھی نہیں ہے۔

اس کے تحت امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1340ھ) ارشاد فرماتے ہیں: "(قول: کذا اطفال المومنین) وقیل یسالھم الملکان ویلقنان فیقولان من ربک ثم یقولون: قل اللہ وھکذا "یعنی ماتن کا فرمان کہ مسلمانوں کے بچوں سے سوالات نہیں ہوں گے، دوسرا قول یہ ہے کہ منکر نکیر ان سے سوالات کریں گے اور ان کو جواب کی تلقین کریں گے ، اس طرح کہ پہلے پوچھیں گے:

تمہارا رب کون ہے؟ پھر خود ہی جواب بتائیں گے کہ کہو: اللہ اور ایسا ہی دیگر سوالات میں بھی ہو گا۔

(المعتقد المنتقد مع حاشیتہ المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد، ص233، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی)

درّ مختار میں ہے: ”والاصح ان الانبیاء لا یسالون ولا اطفال المؤمنین وتوقف الامام فی اطفال المشرکین وقیل ھم خدم اھل الجنۃ“ یعنی زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ انبیاء اور مومنین کے بچوں سے سوالاتِ قبر نہیں ہوں گے اور مشرکین کے بچوں کے بارے میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت فرمایا اور یہ بھی کہا گیا کہ مشرکین کے بچے جنتیوں کے خدمت گزار ہوں گے۔

اس کے تحت فتاوی شامی میں ہے: ”(قولہ: وتوقف الامام الخ) ای فی انھم یسألون وفی انھم فی الجنۃ او النار قال ابن الهمام في المسايرة: مطلب فی أطفال المشركين، وقد اختلف فی سؤال اطفال المشرکین وفی دخولھم الجنۃ او النار فتردد فیھم ابو حنیفۃ وغیرہ وقد وردت فیھم اخبار متعارضۃ فالسبیل تفویض امرھم الی اللہ تعالی“ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مشرکین کے بچوں سے سوالاتِ قبر ہونے اور ان کے جنتی یا جہنمی ہونے میں سکوت فرمایا ہے (باقی مفہوم ما قبل میں گزر چکا ہے)۔ **(الدرّ المختار وردّ المحتار، ج03، ص95-96، مطبوعہ کوئٹہ)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن رضا محمد عطاری مدنی

09 جمادی الثانی 1446ھ/12 دسمبر 2024ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے